

بسم الله الرحمن الرحيم

محفل میلاد سے انکار و عداوت کھلی گمراہی اور بدعت ضلالہ ہے

امام محمد بن عبد اللہ جزری (630 ہجری)؛ امام ابن جوزی (654 ہجری)؛ امام قاضی حسین بن دیار (966 ہجری)؛

علامہ یوسف شامی صالحي (942 ہجری)؛ علامہ علی قاری ہروی مکی (1014 ہجری)؛ ارشاد فرماتے ہیں :

لو لم يكن في ذالك الا ارغام الشيطان و ادغام اهل الايمان

مجلس میلاد کا عمل نہیں مگر شیطان کی تذلیل کا سامان اور مسلمانوں کے لئے تقویت ایمان (المورد الروی للقاری مکی صفحہ 15-16)

شارح صحیح بخاری، امام قسطلانی (923 ہجری) ”المواهب اللدنیہ“ میں امام ابن الجزری (630 ہجری) سے نقل فرماتے ہیں :

نیز شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی (1052 ہجری) فرماتے ہیں :

فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا؛ ليكون اشد على من في قلبه مرض وعنادا

”اُس شخص پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو جو ماہ مبارک ولادت اقدس کی راتوں کو ”عید“ بنائے تاکہ جس کے دل میں عداوت بارگاہ رسالت کی بیماری ہے؛

اُس پر سخت گراں گزرے۔“ (المواهب اللدنیہ: المقصد الاول؛ جلد 1؛ صفحہ 148)؛ (ماثبت بالسنة في الايام والسنة؛ صفحہ 79)

میلاد شریف یعنی ذکر ولادت اقدس کا اقرار شرائط ایمان سے ہے

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی لاجواب معرکہ الآراء کتاب

”ذکر المحبوب لتطمين القلوب“ میں محفل میلاد کا انعقاد اور اس کے تمام اجزاء کو قرآن مجید کی کثیر آیات سے ثابت فرمایا؛ اور منکرین میلاد اور منکرین

قرآن فرقہ کے کفر سے پردہ اٹھایا؛ اس لاجواب کتاب نے پاک و ہند کے تمام دیوبندی و بابی مولوی مفتیوں کو کوئی برس سے ساکت کر رکھا ہے؛ مگر اس کا جواب نہ

ہوا نہ ہی انشاء اللہ کبھی ہو سکتا ہے۔ مصنف موصوف ایک مقام پر فرماتے ہیں :

”حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر جس کو عرف عام میں میلاد شریف کہتے ہیں؛ اگر تعصب اور عناد سے قطع نظر کریں اور غور و خوض

کریں تو ان کا میلاد یعنی تشریف آوری کا ذکر تو ہر کلمہ گو کرتا ہے؛ مگر فرق اتنا ہے کہ ہم مسرور ہو کر اقرار کرتے ہیں اور وہ لوگ مجبور ہو کر اقرار کرتے ہیں؛ بھلا کون سا

ایسا آدمی ہے اگرچہ کسی جماعت اور کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو وہ (لا اله الا الله) کے ساتھ محمد رسول الله (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہیں کہتا؟ یہ

محمد رسول الله (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا اقرار کرنا کیا ہے؟ یہی کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول یعنی بھیجے ہوئے ہیں (الئی قولہ) معلوم ہوا کہ

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ بشر ہیں جن کو اللہ نے بھیجا..... اللہ عزوجل نے ہماری طرف بھیجا؛ ہم نے اقرار کیا کہ وہ آئے؛ یہی تو ذکر تشریف آوری بالفاظ

دیگر ذکر ولادت شریف؛ جس کو عرف عام میں میلاد شریف کہتے ہیں؛ گویا ہر کلمہ گو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا اقرار کرتا ہے اگرچہ میلاد شریف

میں باہتمام تام ذکر تشریف آوری کے ساتھ فضائل و کمالات بھی بیان کئے جاتے ہیں؛ اگرچہ حقیقت میلاد شریف ذکر ولادت شریف ہے جو ہر مسلمان کہلانے والا

اس کا اقرار کرتا ہے؛ اگرچہ کچھ مسرور ہو کر کرتے ہیں اور کچھ مجبور ہو کر کرتے ہیں؛ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ ذکر ولادت شریف ”شرائط ایمان“ سے ہے؛ جو

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا منکر ہو وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے؟“

(ذکر المحبوب لتطمين القلوب؛ المعروف؛؛ میلاد کراؤ؛ ایمان بچاؤ؛؛ صفحہ 98)

حرمین شریفین، مکہ معظمہ و مدینہ منورہ؛ مصر؛ یمن؛ شام؛ اور تمام عرب و عجم مشرق تا مغرب؛ محافل میلاد کا انعقاد

شارح صحیح بخاری، امام شہاب الدین قسطلانی علیہ الرحمہ (923 ہجری) کی معروف کتاب ”المواہب اللدنیہ“ کا اردو ترجمہ بنام ”سیرت محمدیہ“ مولوی عبد الجبار خاں دیوبندی نے کیا؛ ان کا تعلق دیوبند سے ہے؛ اپنے ہم عصر علمائے دیوبند کے زیر سایہ امام قسطلانی کی معروف و مستند کتاب مستطاب کا ترجمہ کر کے اسے شائع کیا؛ اس کتاب پر پندرہ (15) اکابر و مشاہیر علماء دیوبند کی تصدیقات اور تقریظات موجود ہیں؛ ملاحظہ فرمائیں :

امام الائمہ شیخ احمد بن محمد شہاب الدین القسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

”اہل اسلام، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت کے مہینے میں ہمیشہ محفلیں کرتے ہیں؛ اور اہتمام کرتے ہیں؛ اور کھانے کھلاتے ہیں؛ اور انواع صدقات ولادت کی راتوں میں صدقہ کرتے ہیں؛ اور اظہار سرور کرتے ہیں؛ اور مبرات میں زیادتی کرتے ہیں؛ اور آپ کے مولد کریم کے قصہ کے پڑھنے میں توجہ کرتے ہیں؛ اور ان مسلمانوں پر آپ کے اس مولد شریف کی برکات سے ہر ایک پر فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے؛ آپ کے مولد شریف کے خواص میں جو چیزیں کہ آزمائی گئی ہیں؛ اُن میں سے یہ ہے کہ جس سال مولد شریف پڑھا جاتا ہے تو وہ مولد مسلمانوں کے لئے آفات زمانی سے امان ہوتا ہے؛ اور مطلوب اور دلی خواہشوں کو پانے میں وہ مولد شریف عاجل بشارت ہوتی ہے۔“ (سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب اللدنیہ؛ جلد اول؛ صفحہ 159)

علاوہ ازیں واضح رہے کہ امام قسطلانی نے اپنی کتاب المواہب اللدنیہ میں اعلان فرمایا کہ ہمارے زمانے میں بھی تمام مشرق و مغرب عالم اسلام عرب و عجم بلا خصوص حرمین شریفین میں علماء و مشائخ اور تمام مسلمان محافل میلاد کا انعقاد کرتے اور اس میں شریک ہوتے ہیں؛ نہ صرف امام قسطلانی؛ بلکہ جب سے یہ مبارک محافل مسلمانوں میں رائج ہے ہر ہر زمانے کے علماء نے قریباً یکساں الفاظ اور یکساں کلمات سے اپنی اپنی تصانیف میں اس کا ثبوت رقم فرمایا؛ جس کی ایک مختصر اجمالی فہرست ملاحظہ فرمائیں :

امام ابن الجزری (630 ہجری)؛ علامہ جمال الدین ابن جوزی (654 ہ)؛ امام ابو شامہ عبدالرحمن بن اسمعیل (665 ہ)؛ قاضی القضاۃ امام ابن خلکان (681 ہ)؛ امام کمال الدین ابو الفضل جعفر بن ثعلب (748 ہ)؛ امام ابن حجر عسقلانی (852 ہ)؛ امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی (902 ہ)؛ امام شہاب الدین قسطلانی (923 ہ)؛ امام جمال الدین محمد جار اللہ ظہیرہ خفی (986 ہ)؛ امام علامہ قطب الدین صاحب خفی (988 ہ)؛ حضرت علامہ علی قاری مکی (1014 ہ)؛ امام جلیل الشان علی بن برہان الدین حلبی (1044 ہ)؛ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی (1052 ہ)؛ امام محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی (1122 ہ)؛ علامہ اسمعیل حقی آفندی (1137 ہ)؛ شیخ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی (1239 ہ)؛ مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی (1279 ہ)؛ مفتی بیت اللہ الحرم شیعہ زینی دحلان مکی (1304 ہ)؛ امام یوسف بن اسمعیل نبہانی (1350 ہ) اور ان کے علاوہ دیگر بی شمار علماء و ائمہ جن کے اقوال ہمارے پیش نظر ہیں اور اکثر و بیشتر تاج المحققین مولانا نقی علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تالیف ”اذاقۃ الاثام“ المعروف ”میلاد و قیام“ میں نقل فرمائے یہ تمام علمائے کرام محفل میلاد کو بالاتفاق شرعاً مستحسن قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ :

وانما حدث بعدھا بالمقاصد الحسنۃ ﴿محافل میلاد کا انعقاد نیک و حسن مقاصد کے لئے ایجاد کیا گیا﴾ وھذا عمل المولد مستحسن ﴿محافل میلاد کا انعقاد شرعاً پسندیدہ اور مستحسن ہے﴾ ثم لا زال اھل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ﴿پھر ہمیشہ سے اہل اسلام حرمین شریفین، مکہ معظمہ و مدینہ منورہ؛ مصر؛ یمن؛ شام؛ اور تمام عرب سے مشرق تا مغرب مسلمان محافل میلاد کا انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں﴾ ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم ﴿اہل مجلس پر اس عمل کے برکات سے فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے﴾ المواہب اللدنیہ؛ المقصد الاول؛ جلد اول؛ صفحہ 148؛ وغیرہم

علمائے دیوبند کا محافل میلاد سے انکار و عداوت اور عالم اسلام کے تمام علمائے اسلام سے بغاوت کا کھلا ثبوت

مفتی رشید احمد دیوبندی، محافل میلاد کی عداوت کے نشہ میں بہک کر کہتے ہیں کہ :

”یہ سارے ”ہنگامے“ جو آج ہو رہے ہیں..... یہ ساری ”خرافات“ بہت بعد کی پیداوار ہیں۔“

(جشن ربیع الاول ؛ صفحہ 10 ؛ مطبوعہ الرشید، کراچی)

غور فرمائیں کہ ایک ہی ربط کلام میں ”محافل میلاد“ کو جب ”ہنگامے“ کہہ کر دل نہیں بھراتو ”خرافات“ کہہ کر دل کی بھڑاس نکالی جا رہی ہے۔ پھر اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ کہتے ہیں کہ ”جو آج ہو رہے ہیں“ پھر کہتے ہیں کہ ”بہت بعد کی پیداوار ہیں“..... ملاحظہ فرمائیں کہ یہ دیوبندی کیسی عیاری اور مکاری سے کام لیتا ہے، محافل میلاد کو ”بعد کی پیداوار“ کہنے کے بعد چالاک سے ”آج کی پیداوار“ کہہ کر فریب دیتا ہے۔ یعنی ساڑھے آٹھ سو سال کے علماء و مشائخ سے آنکھ بند کر کے (کہ دل کی آنکھ تو پہلے ہی دیوبند کی بند ہے) کیسی مکاری سے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتا ہے؛ اور پیشتر صدیوں سینکڑوں سال سے لاکھوں علماء کرام میں معمول و مقبول محافل میلاد کو ”آج کی پیداوار“ اور ہنگامے و خرافات“ کہتا ہے۔ لعنة الله على الكاذبين

مولوی سرفراز خان صفدر دیوبندی کہتے ہیں کہ :

”قرآن و سنت کو مجموعی حیثیت سے جتنا ”علماء دیوبند“ نے سمجھا ہے
ہمارا ”دعویٰ“ ہے کہ خیر القرون کے بعد ”امت“ میں کسی نے نہیں سمجھا۔“

(تحقیق مسئلہ، ایصال ثواب ؛ صفحہ 8 ؛ مطبوعہ ”انجمن خدام الاسلام“ لاہور)

یعنی صاف صاف اقرار ہے کہ الحیاة باللہ تعالیٰ نہ صرف ساڑھے آٹھ سو سال کے علماء و مشائخ، بلکہ کسی نے بھی اسلام کو نہیں سمجھا، اور یہ بھی محض بکواس ہی کی کہ خیر القرون کے بعد؛ کیونکہ خیر القرون میں بھی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ”جمع قرآن“ کی بدعت کو ”ہذا واللہ خیر“ فرماتے ہیں اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیام تراویح کی بدعت کو اعلانیہ ”نعم بدعة“ فرماتے ہیں؛ بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کسی نیک بات کی طرف بلائے؛ الی الہدی؛ اُس کے لئے خود اپنا اجر بھی ہے؛ اور جتنے لوگ اتباع میں اس نیک فعل میں شریک ہو گئے، ان کا ثواب بھی پائے؛ اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ (صحیح مسلم)

12 - ربیع الاول ؛ یوم ولادت اقدس..... 2 - ربیع الاول ؛ یوم وصال اقدس

(1) مفتی محمد شفیع دیوبندی، مع تصدیقات علماء دیوبند (2) حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی (3) مفتی اعظم دیوبند عزیز الرحمن عثمانی (4) صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند مولوی انور شاہ کشمیری (5) صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی (6) شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند مولوی اصغر حسین؛ اپنی کتاب ”سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ (جسے اشرف علی تھانوی کے حکم سے پہلے خانقاہ امدادیہ دیوبندیہ کے نصاب درس میں شامل کیا گیا) پھر سو سے زائد مدارس دیوبند میں بھی شامل کر لیا گیا؛ نیز تھانوی نے اپنے خاندان کے لئے اسی کتاب کو پسند کیا) اس معتمد و مستند دیوبند کتاب کے صفحہ 19 پر ”یوم ولادت اقدس“ کی تحقیق میں تحریر کیا کہ ”ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ روز دوشنبہ (پیر)“ اور صفحہ نمبر 119 پر یوم وصال اقدس کی تحقیق میں تحریر کیا کہ ”(2) دوسری ربیع الاول دوشنبہ“..... (یعنی یوم وصال اقدس 12 نہیں بلکہ 2 ربیع الاول ہے) (7) مولوی حافظ محمد اسحاق دہلوی، جو علماء دیوبند کے معتقد اعلیٰ ہیں، رسالہ ”میلاد و وفات“ صفحہ نمبر 11 پر یوم ولادت اقدس کی تاریخ ”بارہویں تاریخ“ ہی تحریر کرتے ہیں۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

بدعت ہدی

صحیح مسلم شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

من دعا الى الهدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا
جو کسی نیک بات کی طرف بلائے؛ الی الہدی؛ اُس کے لئے خود اپنا اجر بھی ہے اور جتنے لوگ اتباع میں اس نیک فعل میں شریک ہو گئے، ان کا ثواب بھی پائے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ (صحیح مسلم؛ باب من سبہ؛ جلد 2؛ صفحہ 341؛ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)
امام ابوالقاسم لاکائی (418 ہجری) فرماتے ہیں :

ومن سن سنة حسنة هدى (الى قوله) ومن سن سنة ضلالة؛ ملخصاً

جس نے کسی نیک طریقہ کی ایجاد کی (حسنۃ ہدی) وہ ثواب پائے گا؛ اور جس کسی نے کسی برے طریقہ کی ایجاد کی (سنة ضلالة) وہ گناہ کا مستحق ہے۔

(اعتقاد اہل السنة؛ جلد 1؛ صفحہ 52)

امام ابن اثیر جزیری (630 ہجری)؛ امام محمد بن مکرم ابن منظور (711 ہجری)؛ علامہ محدث سید محمد طاہر الفتی (981 ہجری)؛ امام مرتضیٰ حسن زبیدی حنفی (1205ھ)؛ اور دیگر متعدد اکابر علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں :

البدعة نوعان ؛ بدعة هدى و بدعة ضلال

”بدعت کی دو قسمیں ہیں؛ بدعت ہدی اور بدعت ضلالہ۔“

(النهاية؛ لسان العرب؛ تاج العروس؛ مجمع بحار الانوار؛ جلد 1؛ صفحہ 160)

اللہ واحد قہار ارشاد فرماتا ہے :

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْتَدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (پ 9؛ سورة الاعراف؛ آیت 181)

”اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ (امت ہدی) وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں۔“

صحیح مسلم شریف؛ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

ولا تزال طائفة من امتي قائمة بامر الله ﴿میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا﴾ جامع ترمذی؛ سنن نسائی؛ صحیح المستدرک؛ میں ہے کہ فرمایا؛ فانہ من شد شد فی النار ﴿جو ان سے الگ ہوا وہ جہنم میں جا پڑا﴾

فریق ہدی و فریق ضلالہ

قال الله تعالى في القرآن مجيد

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ

(پ 8؛ سورة الاعراف؛ آیت 30)

”ایک فرقے کو راہ دکھائی اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی؛ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔“

حاصل کلام

محفل میلاد سے انکار و عداوت کا طرز عمل کھلی گمراہی اور بدعت ضلالہ ہے

الداعی الى الخير والهدى ؛ محمد کامران عالم خاں القادری الرضوی
(kamranalamqadri@hotmail.com)

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ